بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۷ رجب ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۰ تبوک ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۱۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مومن وہ ہے جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو

وہ ہر ایک تکلیف اُٹھاتا ہے مگر خدا تعالیٰ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا

"قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھتا ہے وہ جگہ دوسروں کے لئے موجبِ برکت ہوتی ہے اس کا پس خوردہ اوروں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ایک گنہگار خدا تعالیٰ کے سامنے لایا جاویگا خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تُو نے کوئی نیک کام کیا۔ وہ کہے گا نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو کہے گا کہ فلاں مومن کو تُو ملا تھا۔ وہ کہے گا خداوندا ایں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں مل گیا خدا تعالیٰ اسے بخش دے گا۔ پھر ایک اور موقع پر حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرے گا کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے۔ وہ کہیں گے ایک حلقہ مومنین کا تھا جہاں دُنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا البتہ ذکرِ الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک دُنیا پرست شخص تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مَیں نے اس دُنیادار کو اس ہم نشینی کے باعث بخش دیا۔ اُنّھم قومٌ لا یشقٰی جلیسھم بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازیں کہ وہ سجدہ سے سر اُٹھاوے بخش دیئے جاتے ہیں۔

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلّت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسی کا کانشنس کہتا ہے کہ وہ ضائع ہو گا۔ کیا کوئی رسول ضائع ہُوا۔ دُنیا ناخنوں تک ان کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے ذلیل ہو وہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشین ہو گا۔ ایک ابو بکرؓ ہی کو دیکھو جس نے سب سے پہلے ذلّت قبول کی اور سب سے پہلے تخت نشین ہُوا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے کچھ نہ کچھ دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود ✽ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشقِ الٰہی بیشک اوّل سرکش و خونی ہوتا ہے تاکہ نااہل دُور ہو جاوے۔ عاشقانِ خدا تکالیف میں ڈالے جاتے ہیں۔ قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل پہچانے جاویں۔ خدا تعالیٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پر راضی نہ ہو جاوے بہشت میں نہیں جاتا۔ بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے۔ دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں بلکہ اِس دُنیا میں مصائب و شدائد کا نظارہ مراد ہے۔"

(الملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۱۴)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۹ ر تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ✽

● مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف مشرقی افریقہ لندن میں شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم چوہدری صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

● ربوہ ۔ دو مبلغین کرام مکرم مولوی مقبول احمد ذبیح صاحب اور مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ۲۱ ستمبر ۱۹۶۹ء کو صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ بیرون پاکستان جانے کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ مقامی احباب ۲۱ ستمبر کو وقتِ مقررہ پر ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

● ربوہ ۱۹ ر تبوک ۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں غلام محمد صاحب اختر کی طبیعت قدرے ناساز ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

● خاکسار کے نانا محترم خواجہ عبدالغنی صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالرحمت غربی ربوہ تین چار روز سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خواجہ عبدالمومن ۔ گولبازار ربوہ)

● مکرم مولوی محمد یٰسین صاحب سابق کارکن لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آجکل شدید بیمار ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں۔ آپ ان دنوں دارالضیافت ربوہ میں مقیم ہیں۔ احبابِ کرام و بزرگانِ سلسلہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالکریم خان شاہد کاٹھ گڑھی)

● احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے بطور سپرنٹنڈنٹ ایک گریجوایٹ دوست کی ضرورت ہے جو محکمہ تعلیم کا بھی تجربہ رکھتے ہوں نیز انتظامی قابلیت والے اور دینی علوم سے واقف ہوں۔ ریٹائرڈ احباب بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواستیں ناظر تعلیم کو مع نقول اسناد و سفارش مقامی امیر ۲۵ ستمبر تک بھجوا دی جائیں۔ ...۔ روپے تک ماہوار الاؤنس دیا جاسکے گا۔

(ناظر تعلیم)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ تبوک ۱۳۴۸ھش

اللہ تعالیٰ پر ایمان

گزشتہ اداریہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ امریکہ جیسے مادہ پرست ملک میں جب وجود باری تعالیٰ پر ایمان کے متعلق ایک خاص طبقہ سے استصواب کیا گیا تو اس کے ۹۶ فیصد نے ایمان باری تعالیٰ پر ایمان کا اقرار کیا اور اس کی اپنے ذوق اور ذہنیت کے مطابق وجہ بھی بیان کی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا میں آج بھی خدا پرستوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس استصواب سے امریکہ کے تمام باشندوں کی ذہنیت کا اظہار نہیں ہوتا لیکن ظاہر ہے کہ یہ طبقہ جس سے استصواب کیا گیا علمی لحاظ سے درمیانہ درجہ کا طبقہ ہے۔ اس نسبت سے اگر اندازہ لگایا جائے تو امریکہ کے تمام باشندوں کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہے اور بہت تھوڑی تعداد ہے جو دہریت کو اپنا دین بنائے ہوئے ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جو لوگ اپنے آپ کو دہریہ کہلانا پسند کرتے ہیں ان میں سے بھی بہت سے ایسے ہیں جو فی الحقیقت دہریہ نہیں ہیں بلکہ محض پالیسی کی وجہ سے دہریہ بنے رہتے ہیں۔ مثلاً اشتراکی ممالک میں چونکہ اشتراکیت کی بنیاد دہریت پر ہے اس لئے ہر شخص جو اشتراکیت قبول کرتا ہے وہ لازم نہیں کہ ضرور دہریہ ہی ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان نہ رکھتا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ محض پارٹی کے اصول کو اختیار کر کے دہریہ بن رہا ہو۔ چنانچہ بعض لوگ جو روس سے ہو کر آئے ہیں اور عوام سے رابطہ قائم کئے ہوئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ روسی عوام اللہ تعالیٰ کے منکر نہیں اور نہ وہ مذہب کے منکر ہیں بلکہ وہاں دہریت وغیرہ ایک جبری چیز ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کو لازم پڑی ہوئی ہیں ایک اس برتر ہستی کی تلاش ہے جس کے لئے اندر ہی اندر انسان کے دل میں ایک کشش موجود ہے اور اس تلاش کا اثر اسی وقت سے محسوس ہونے لگتا ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ کیونکہ بچہ پیدا ہوتے ہی پہلے روحانی خاصیت اپنی جو دکھاتا ہے وہ یہی ہے کہ ماں کی طرف جھکا جاتا ہے اور طبعاً اپنی ماں کی محبت رکھتا ہے۔ اور پھر جیسے جیسے حواس اس کے کھلتے جاتے ہیں اور شگوفۂ فطرت اس کا کھلتا جاتا ہے یہ کششِ محبت جو اس کے اندر چھپی ہوئی تھی اپنا رنگ و روپ نمایاں طور پر دکھاتی چلی جاتی ہے۔ پھر تو یہ ہوتا ہے کہ بجز اپنی ماں کی گود کے کسی جگہ آرام نہیں پاتا اور پورا آرام اس کا اسی کے کنارِ عاطفت میں ہوتا ہے۔ اور اگر ماں سے علیحدہ کر دیا جائے اور دور ڈال دیا جائے تو تمام عیش اس کا تلخ ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ اس کے آگے نعمتوں کا ایک ڈھیر ڈال دیا جائے تب بھی وہ اپنی سچی خوشحالی ماں کی گود میں ہی دیکھتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح آرام نہیں پاتا۔ سو وہ کششِ محبت جو اس کو اپنی ماں کی طرف پیدا ہوتی ہے وہ کیا چیز ہے؟

درحقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبودِ حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلقِ محبت پیدا کرتا ہے درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے۔ اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے درحقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز کے گیت کی طرف اس کی روح کا کھینچے جانا درحقیقت اسی گمشدہ محبوب کی تلاش ہے اور چونکہ انسان اس دقیق در دقیق ہستی کو جو آگ کی طرح ہر ایک میں مخفی اور سب پر پوشیدہ ہے اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتا اور نہ اپنی ناتمام عقل سے اس کو پا سکتا ہے۔ اِس لئے اس کی معرفت کے بارہ میں انسان کو بڑی بڑی غلطیاں لگی ہیں اور سہوکاریوں سے اس کا حق دوسرے کو دیا گیا ہے۔ خدا نے قرآن شریف میں یہ خوب مثال دی ہے کہ دنیا ایک ایسے شیش محل کی طرح ہے جس کی زمین کا فرش نہایت مصفّٰی شیشوں سے کیا گیا ہے اور پھر ان شیشوں کے نیچے پانی چھوڑا گیا ہے جو نہایت تیزی سے چل رہا ہے۔ اب ہر ایک نظر جو شیشوں پر پڑتی ہے وہ اپنی غلطی سے ان شیشوں کو بھی پانی سمجھ لیتی ہے۔ اور پھر انسان ان شیشوں پر چلنے سے ایسا ڈرتا ہے جیسا کہ پانی سے ڈرنا چاہیئے حالانکہ وہ درحقیقت شیشے ہیں مگر صاف اور شفّاف۔ سو یہ بڑے بڑے اجرام جو نظر آتے ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب وغیرہ یہ وہی صاف شیشے ہیں جن کی غلطی سے پرستش کی گئی اور ان کے نیچے ایک اعلیٰ طاقت کام کر رہی ہے۔ جو ان شیشوں کے پردہ میں پانی کی طرح بڑی تیزی سے چل رہی ہے اور مخلوق پرستوں کی نظر کی یہ غلطی ہے کہ انہیں شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر رہے ہیں جو ان کے نیچے کی طاقت دکھلا رہی ہے یہی تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہے جو

اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ (النمل: ۴۵)

ہے۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۷۶ تا ۷۸)

سیکرٹریانِ مال لجنات اماء اللہ فوری توجہ کریں

(حضرت سیّدہ امِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے صرف چند دن باقی ہیں کوشش کریں کہ ان دنوں خاص وقت دے کر اور محنت سے کام لے کر اپنے اپنے بجٹ پورے کریں۔ قریباً تین ہزار روپے کی کمی چندہ ممبری لجنہ میں ہے اور چھ سو روپے کی کمی چندہ ناصرات میں۔ اسی طرح اجتماع کے چندہ کی جو ایک روپیہ سالانہ فی ممبر لجنہ سے وصول کیا جاتا ہے جلد از جلد وصول کریں۔ یکم اکتوبر کے بعد جو چندہ وصول ہوگا وہ اِس سال کے حساب میں شمار نہ کیا جائے گا۔ جن عہدہ داران کے پاس چندہ جمع ہوا ہوا ہے وہ بھی جلد از جلد بھجوا دیں۔

سوئٹزرلینڈ کے ایک مخلص احمدی کمال فولمار مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود سوئٹزرلینڈ

ایک مبلغ وطن سے دور اعلائے کلمۃ اللہ میں معروف ہوتا ہے اس کا عزیز ترین سرمایہ وہ سعید روحیں ہوتی ہیں۔ جنہیں اللہ تعالےٰ کروڑوں میں سے پیغامِ حق کو قبول کرنے کے لئے چن لیتا ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے موقعہ پر فرمایا۔

"خدا کی قسم کسی ایک آدمی کا تیرے ذریعہ ہدایت پا جانا تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے"

(بخاری)

پھر ان ایمان لانے والے افراد میں سے چند ایک ایسے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ اپنی جناب سے نہ صرف صحیح بصیرت بخش دیتا ہے۔ بلکہ ان کو ذوقِ جہاد سے بھی نوازتا ہے۔ اور وہ اسلام کے ان علمبرداروں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ جو اسلام کی سربلندی کے خواہاں ہیں اور روحانی انقلاب کے لئے ساعی ہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک بار حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرتا ہے" (بخاری)

میں اپنے جدا ہونے والے مرحوم سوئس احمدی بھائی کمال فولمار کا اس لئے ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس وصفِ جہاد سے متصف تھے اور اپنی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا کر گئے۔ مسز کمال فولمار کا ۱۱ اگست کی صبح کو فون آیا۔ وہ گاہے گاہے فون کرتی ہی رہتی ہیں اور میں جانتا ہوں کہ وہ کس قدر حوصلہ مند خاتون ہیں۔ لیکن میں نے اس وقت ان کی آواز کو قدرے متغیر پایا۔ اور خود پوچھا مسٹر فولمار کیسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ ابدی نیند سو گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ برادرم کمال فولمار مرحوم ۶۳ سال کی عمر کے تھے۔ ایک عرصہ سے بلڈ کینسر بیمار تھے۔ آخری خط جو انہوں نے مجھے اپنے ہاتھ سے لکھا اس میں لکھا کہ وہ یہ سطور خاصی تکلیف سے لکھ رہے ہیں۔ باوجود اس کے میرا ذہن اس خبر کو سننے کے لئے تیار نہ تھا۔ میں خیال کرتا تھا کہ شائد اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ مرحوم خدائے رحمٰن کی ایک خاص عطا تھے۔ وہ ایک مخلص فدائی وجود تھے۔ اور اس ملک کے جہاد میں میرے دست و بازو تھے۔ اس لئے مجھے ان کی وفات سے ناقابلِ بیان صدمہ ہوا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور یہ کہتے ہوئے ان پر جنت کے سارے دروازے کھول دئے جائیں کہ اے کروڑوں میں سے آنے والے پیارے کمال! تو نے اسلام کے نور کو قبول کیا۔ تو نے اپنی قابلیتوں اور اپنے قلم کی تمام صلاحیتوں کو میری خاطر وقف کر دیا۔ اب تو آ اور میرے محبوبوں کی معیت میں جگہ پا۔

وہ لوگ جو میدانِ جہاد میں مصروفِ عمل ہیں مجھ سے اتفاق کریں گے کہ بےشک ایک مبلغ کے لئے ہر رنگ میں تبلیغی جدوجہد ضروری ہے لیکن ہدایت کا معاملہ جس طرح خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے کہ اس میں زیادہ تر اس کی صفتِ رحمانیت کارفرما نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ خود سعید روحوں کا انتخاب فرماتا ہے۔ جو حق کو قبول کر لیتی ہیں چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اپنے تقریر فرمانے کا نظارہ دکھایا گیا۔ تقریر انسانوں میں تھی مگر پکڑے آپ نے پرندے۔ ان پرندوں کی نشاندہی خدا تعالےٰ کی تقدیر کرتی ہے۔ اور وہ اڑتے اڑتے مبلغ کے پاس پہنچ جاتے ہیں۔ برادرم کمال مرحوم کے قبولِ حق کا واقعہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت برن کی یونیورسٹی میں ان کے والد صاحب قانون کے پروفیسر تھے۔ مرحوم کو ان کے مضمون سے شغف پیدا نہ ہوا۔ فنی تعلیم حاصل کی اور پھر زرعی انجینئرنگ میں لگ گئے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد کچھ عرصہ ٹریکٹروں کی فرم میں ملازم ہو گئے۔ اور مسلمان ملکوں خصوصاً مراکش اور ترکی میں اس فرم کی نمائندگی کے سلسلہ میں جاتے رہے اور اس طرح اسلام میں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ مجھے باقی ممالک کا تو علم نہیں۔ لیکن یورپ کے ممالک میں احمدیوں کی خاصی تعداد ان احمدیوں کی ہے جو مختلف ملکوں میں گھومتے رہے ہیں۔ یہ بھی ایک طیوری صفت ہے۔ اللہ کی تقدیر اس طرح ان میں وسعتِ نظر پیدا کر دیتی ہے۔ اور ان کو ایک نئے ماحول سے قدرے مانوس کر دیتی ہے۔ اور ان کے نئے صداقت کی شناخت میں سہولت پیدا کر دیتی ہے اللہ تعالےٰ نے جو خدمت مرحوم سے لینی چاہتا تھا۔ اس کے لئے مزید تربیت کی ضرورت تھی۔ ان کی شادی جرمنی میں ایسے باپ کی بیٹی سے ہوئی جو اخبار نویس تھا۔ اور وہ خود اخبار ایڈٹ کرنے لگے۔ جنگ کے بعد وہ سوئٹزرلینڈ آ گئے اور ایک فارم خرید لیا۔ زمینداری اور صحافت ان کا مشغلہ ہو گیا۔ ۱۹۵۹ء میں جب برادرم شیخ ناصر احمد صاحب یہاں مبلغ انچارج تھے کا واقعہ ہے کہ ان کی ہمشیرہ نے جو مصر میں ہیں اپنے ایک مضمون "اسلام میں عورت" کی تیاری کے سلسلہ میں ان سے قرآن کریم کے حوالہ جات میں مدد چاہی ان کے پاس اس وقت قرآن کریم کا کوئی نسخہ موجود نہ تھا۔ انہیں مشن کا پتہ کسی اخبار سے مل گیا۔ اور انہوں نے مشن سے قرآن کریم طلب کیا۔ اس طرح مشن سے رابطہ پیدا ہوا۔ اور ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء کو انہوں نے بیعت کر لی۔ الحمد للہ

۱۹۶۲ء کے آغاز میں میری یہاں تقرری ہوئی۔ حالات بظاہر ناساعد تھے۔ لیکن میں اللہ پر توکل کرتے ہوئے اس یقین سے لبریز تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ خود کامیابی کا راستہ نکال دے گا۔ میں جانتا تھا جس شخص نے احمدیت کو ایک صداقت سمجھ کر قبول کیا ہے۔ اس کا مرکزی مبلغ سے دور رہنا ناممکن ہے۔ چنانچہ جلد یہ رفاقت تعلق میں بدل گئی۔ اور پھر ہم اس طرح ایک دوسرے کے قریب ہوئے کہ ہم میں گہری وابستگی پیدا ہو گئی۔ اصل میں ان کے کام کا وقت اب آیا تھا۔ مجھے ان کی قابلیت اور دین کے فہم کا احساس ہوا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی تحریر میں شوکت اور ان کی قلم میں روانی ہے۔ ہسپانوی۔ فرانسیسی اور اطالوی زبانوں کو تو وہ جانتے تھے لیکن انگریزی سے ان کو زیادہ سابقہ نہ پڑا تھا۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ وہ ڈکشنری کی مدد سے صرف ریویو آف ریلیجنز کو پڑھتے ہیں۔ میں چاہتا تھا کہ ان کو ترجمہ کے کام میں لگاؤں۔ میرے کہنے پر آخر وہ اس کام میں لگ گئے۔ "کشتی نوح" کے انتخاب "ہماری تعلیم" کا ترجمہ کیا۔ جو برادرم عبد اللطیف صاحب امام مسجد ہیمبرگ کو میں نے بھجوایا۔ انہیں بڑا پسند آیا۔ ماہنامہ اسلام میں شائع کیا۔ اور پھر کتابچہ کی صورت میں طبع کروایا گیا۔ اس کے بعد سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم مصنفہ حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ترجمہ مکمل کیا۔ ہمارے ترجمہ کی نظرِ ثانی کی اور ٹائپ کیا۔ مسجد محمود کی تعمیر کے بعد جب محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر پہلی بار تشریف لائے۔ میں نے ان سے برادرم کمال مرحوم کا تعارف کروایا۔ تو اس وقت محترم صاحبزادہ صاحب سے درخواست کی سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جلد شائع کروا دیا جائے۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب نے اسے منظور فرمایا۔ اس کے بعد "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ کیا۔ ساتھ ساتھ ہسپانوی اور فرنچ ترجمہ کا موازنہ کیا اور ایک بلند پایہ ترجمہ کیا اور پھر "ہستی باری تعالےٰ" کا جرمن ترجمہ کیا۔ اور رسالہ اسلام کے لئے مشن کی رپورٹیں اور اخبارات کیلئے مضامین اور خطوط جو لکھے ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ اسلام کے خلاف لکھا ہوا دیکھ کر مرحوم برداشت نہ کر سکتے تھے۔ ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی۔ جب تک جواب لکھ نہ لیتے چین نہ آتا ایک اخبار نے لکھا مصر میں کلیوپٹرا کے وقت میں عورت کا مقام بڑا بلند تھا۔ لیکن اسلام نے اس کو گرا دیا۔ انہوں نے لکھا کہ بےشک کلیوپٹرا کے بعد عورت کا مقام گرا۔ لیکن اس کی ذمہ داری مسیحیت پر ہے۔ اور انہوں نے اس امر کو حوالوں سے ثابت کیا۔ پھر اس کے بعد اسلام آیا۔ اور عورت کا مقام مصر میں پھر بلند ہو گیا۔ اخبار نے چار و ناچار ان کا مضمون شائع کر دیا۔ اسلام کی محبت انہیں مجبور کرتی تھی کہ وہ مسلمان ممالک سے بھی ہمدردی کریں۔ نائیجیریا کے خلاف ایک اخبار نے لکھا کہ مشرقی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

نائیجیریا کے ساتھ تو ان مسلمانوں کی لڑائی کا باعث شوقِ جہاد ہے۔ مرحوم نے جہاد کے مفہوم کو واضح کیا اور بتایا کہ کس طرح ایک حصہ کی ظالمانہ بغاوت سے یہ فتنہ شروع ہوا۔ اخبار نے ان کے مضمون کو شائع کیا۔ کئی مضامین کا ترجمہ کرتے۔ کئی مضامین خود اخبارات کی درخواست پر لکھے گئے۔ ان کی ملازمت کے دوران ایک رسالہ نے ہماری نماز عید کی مفصل رپورٹ کئی تصاویر کے ساتھ شائع کی۔ اور بہت سی اچھی باتیں ہمارے حق میں درج کیں۔ لیکن مضمون نگار خاتون اس میں طنز کر گئی کہ مسجد کے اندر عورتیں نہ تھیں اور یہ اسلام میں عورت کے پست مقام کا ثبوت ہے۔ مسز فولمار کا فون آیا کہ میں نے اپنے شوہر کو یہ مضمون نہیں دکھایا کیونکہ وہ بہت جوش میں آجاتے ہیں۔ میں نے خود اپنی طرف سے جواب لکھا ہے آپ کو بھجواتی ہوں دیکھ لیں۔ کیسی باوفا بیوی ہے کہ خود ابھی مسلمان نہیں۔ لیکن سمجھتی ہے کہ میرا خاوند مسجد سے ہوتا تو ضرور مضمون لکھتا۔ اس لئے خود قلم ہاتھ میں پکڑی۔ چنانچہ وہ مضمون نظر ثانی کے بعد محترمہ کو بھجوا دیا۔ اور بعض اور لوگوں کی طرف سے بھی خطوط رسالہ کو گئے میری طرف سے مفصل مضمون گیا اس رسالہ کا مجھے خط آیا کہ اسے تسلیم ہے کہ ان کے نامہ نگار کا مضمون واقعیت پسندانہ نہ تھا۔

برادرم فولمار ہماری ہر مجلس کی زینت ہوتے۔ میرے بار بار کہنے پر بیوی بچوں کو بھی ہمراہ لانا شروع کر دیا۔ ایک دفعہ ہم نے گھر میں ان کے بیوی بچوں کو مدعو کیا۔ برادرم فولمار مرحوم نے مجھے کہا کہ اس سفر نے سینکڑوں صفحات کے مطالعہ سے زیادہ کام دیا۔ ایک موقعہ پر عربوں کی حمایت میں اجلاس تھا مقصود یہ تھا کہ حالات بتائے جائیں اور چندہ کی اپیل کی جائے۔ برادرم کمال فولمار کو بلایا گیا مگر نہ آئے۔ بعد میں مجھے بتایا کہ انہیں عربوں پر ظلم و ستم کا اس قدر رنج ہے کہ انہیں ڈر تھا کہ وہ اپنے پر ضبط نہ رکھ سکیں گے اس لئے نہ آئے۔

۱۹۶۷ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ تو انہیں جماعت کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور جب اس موقعہ پر ان سے ملے۔ اور معلوم ہوا کہ وہ کینسر سے بیمار ہیں۔ فرمایا میں آپ کے لئے ایک بوٹی بھیج دوں گا۔ وہ استعمال کیجئے۔ چنانچہ حضور نے بوٹی بھجوائی۔ برادرم کمال مرحوم نے جذبات تشکر کے ساتھ اس کا استعمال شروع کیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے بوٹی میں کچھ تاثیر رکھی ہے یا بوٹی بھجوانے والے کی دعا کی تاثیر تھی صحت پر بڑا اچھا اثر پڑا۔ برادرم مرحوم نے چاہا کہ وہ ہدایت کے مطابق استعمال کرتے ہی رہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بعد میں بھجواتے رہے۔ اور آخری بار تو انہوں نے اکٹھی دو سو خوراکیں بھجوائیں۔ وہ ختم نہ کر پائے تھے کہ مرحوم ان کی ضرورت سے بے نیاز ہو گئے۔

برادرم فولمار طویل القامت گرانڈیل بارعب انسان تھے۔ میں نے جب بھی پوچھا کیا حال ہے۔ الحمد للہ کہا۔ خطوط میں بھی الحمد للہ ہی لکھتے۔ لیکن کینسر کی مرض ختم نہ ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کی دعاؤں اور حضور کی محبت سے تجویز فرمائی ہوئی بوٹی سے تو ان کی حالت کچھ بہتر رہی۔ مگر پھر کینسر کے زخم سے خون بہنا شروع ہو گیا مسز فولمار کو اہلیہ ام نے ہفتہ عشرہ کے لئے اپنے ہاں مدعو کیا۔ تا وہ اس ماحول میں کچھ عرصہ رہ کر اسلام کا مطالعہ کر سکیں۔ اس دوران میں مسز فولمار نے زور دیا کہ اس کے شوہر کو ضرور ہسپتال جانا چاہیئے میرے اصرار پر وہ آمادہ ہو گئے۔ مگر افسوس ہے کہ کوئی علاج ان کی زندگی کو لمبا نہ کر سکا وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۱۱ اگست کو ان کی وفات کی اطلاع ملی۔ اسی وقت میں نے برادرم میاں عبدالسلام صاحب کو فون کیا کہ ان کی کار میں ہم دونوں اور چند دوستوں کے ہمراہ کل ۱۲ اگست کو گاٹس (سویڈن) چلیں تا برادرم کمال فولمار مرحوم کے جنازہ وغیرہ کا اہتمام کر سکیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے وہ چھٹی کا انتظام کر لیتے ہیں میں نے برادرم پروفیسر نجم الدین منظر اور برادرم مسٹر سلیم ایچ کو بھی کہا کہ وہ ہمراہ چلیں۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب سے رابطہ پیدا کرنے کی بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ لیکن ۱۲ کو ان کے دفتر میں میاں عبدالسلام نے فون کیا تو وہاں مل گئے۔ اور طے ہوا کہ راستہ سے ان کو لے لیں گے۔

روانہ ہو ہی رہے تھے کہ ڈاک آئی۔ پہلا خط ہی کھولا جو میرے بھائی عزیزم میجر ابو الخیر باجوہ کا تھا۔ تو اس خبر سے دل تھام کر رہ گیا کہ میرے بڑا در نسبتی میجر محمد طفیل صاحب باجوہ جو میرے چچا زاد بھائی اور عزیز دوست تھے حرکت قلب کے اچانک بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن میں ان کی وفات کا خیال بھی دل میں نہ لاسکتا تھا اور پھر اس مرض سے وفات۔ وہ باغ و بہار تھے۔ فکر کبھی ان کے قریب نہ آیا تھا۔ صحت مثالی تھی۔ اہلیہ ام نے میرے ہاتھ سے خط لے لیا۔ میں نے جلدی میں آنسو پونچھے۔ یہ بھی ایک امتحان تھا۔ ایک مبلغ اور اس کی بیوی کو پردیس میں ایسے امتحان سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے اور جنت میں درجات بلند کرے۔ اور مرحوم کے بیوی بچوں پر ہمیشہ اس کا سایہ رہے۔

پروگرام کے مطابق ہم گاٹس روانہ ہو گئے جنازہ کا وقت دو بجے مقرر تھا۔ ہم پونے دو بجے قبرستان میں پہنچ گئے۔ اعزہ و اقارب سیاہ لباسوں میں ملبوس وہاں موجود تھے۔ تابوت پھولوں سے ڈھکا پڑا تھا میں حیران ہوا کہ برادرم کمال فولمار مرحوم کا دبدبہ جو زندگی میں ہوا کرتا تھا اس کا اثر اب بھی باقی ہے۔

مسیحیوں کے قبرستان میں قبر کے رخ کا سوال بڑا مشکل ہے۔ لیکن اللہ کا شکر و احسان ہے کہ میت کا رُخ بدلنے سے سمت تقریباً ٹھیک ہو گئی۔ میں نے جنازہ پڑھایا اور قبر کو تابوت میں اتارا گیا۔ ہم نے مسنون طریق پر مٹی ڈالی اور پھر قبر کی تکمیل کے انتظار میں کاروں پر قریبی ریسٹوران میں چلے گئے جہاں مرحوم کا ذکر خیر ہوتا رہا۔ میں نے مرحوم کے عزیزوں سے کہا کہ مرحوم مجھے بہت پیارا تھا۔ اس لئے آپ کے لئے میرے دل میں محبت و احترام ہونا بھی طبعی امر ہے۔ مجھے مرحوم کا اپنے ہاں مسجد میں خوش آمدید کہنے میں مسرت حاصل ہوتی تھی۔ اب آپ کا آنا بھی میرے لئے موجب عزت و مسرت ہوگا۔ جہاں مرحوم آتے تھے آپ بھی آیا کیجئے۔ مرحوم کے بڑے بیٹے اور مرحوم کی بہن کبھی ہمارے ہاں نہ آئی تھیں۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آئیں گے۔ قبر کی تکمیل کے لئے جو وقت دیا گیا تھا وہ ہو چکا تھا۔ اس لئے ہم سب پھر قبرستان کی طرف روانہ ہوئے۔ آخری دعا کی۔ اور غم زدہ خاندان سے رخصت ہوئے۔ دل پر صدمہ کا بڑا بوجھ تھا لیکن ساتھ ہی اب دل میں ایک تسکین تھی کہ اپنے مجاہد سویڈش بھائی کا جنازہ پڑھ سکے اور اسلامی طریق پر تدفین عمل میں آسکی۔ اور مرحوم کا اللہ کے فضل سے انجام بخیر ہوا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس سانحہ کی اطلاع بذریعہ تار دی۔ حضور میں تو افراد جماعت کے لئے ایک پدری شفقت پائی جاتی ہے۔ اور جہاں تک ان نومسلموں کا تعلق ہے۔ میں نے خود اپنے کانوں سے حضور کو فرماتے سنا ہے: "ان سے محبت کرو۔ ان سے بہت محبت کرو۔" اور ہمارے جدا ہونے والے بھائی محض ایک نومسلم ہی نہ تھے ایک خاص خدائی مومن تھے۔ حضور نے تار کے ذریعہ اپنے شدید غم کا اظہار فرمایا اور مرحوم کے خاندان سے تعزیت فرمائی۔ حضور کا یہ پیغام نہ صرف ہمارے لئے بلکہ مرحوم کے خاندان کے لئے بھی ازحد تسکین کا موجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز ان کے اہل و عیال و خاندان کے ہدایت پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحوم ایک رنگ میں اپنے خاندان سے بھی زیادہ میرے قریب تھے۔ اور میرے لئے ان کا صدمہ بھاری ہے۔ اور ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی صبر جمیل بخشے۔ اور مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے کہ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

شانِ خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت

— پتہ صاف لکھیں —

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

تزکیۂ نفس کی اہمیت

مکرم غلام رسول صاحب پنشنر محکمہ امداد باہمی ڈیرہ غازیخاں

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض اپنی عبادت اور معرفت مقرر کی ہے لیکن انسان ہوائے نفس کے چکر میں پڑ کر اپنے مقصد کو بھول جاتا ہے۔ وہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھی بھلا بیٹھتا ہے۔ شیطان انسان کا دوسرا شدید دشمن ہے۔ ہوائے نفس اور شیطان نے مل کر دور حاضرہ میں اب ایسا فساد پھیلا رکھا ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے ایسا فساد کبھی نہیں ہوا۔ انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو گیا ہے۔ صرف دنیا وی لذات کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ اس کی دوڑ مجنونہ حد تک پہنچ گئی ہے۔ اس مشینی دور میں اس کی سوچ الجھ کر رہ گئی ہے۔ اب وہ ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے۔ آفاق و انفس میں جو نشانات ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان سے سبق حاصل نہیں کرتا۔ قوموں کے عروج و زوال، سرکش اور شریر انسانوں کے عبرتناک انجام سے بے پرواہ ہے۔ فسق و فجور کے بدنتائج اس سے اوجھل ہیں۔ غرض اس کی آنکھوں پر دنیا پرستی اور خواہشات کے پردے پڑ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

بڑی غلطی انسان کی دنیا پرستی ہے نادان کہتا ہے۔ کہ ہم دنیا کو چھوڑ دیں اور یہ غلطی اسے نہیں چھوڑتی۔ جب تک بے ایمان کر کے ہلاک نہ کر دے۔ اے نادان کون کہتا ہے۔ کہ تو دنیا چھوڑ دے اور اسباب کی رعایت نہ کر مگر دل کو دنیا اور اسکے فریبوں سے دور رکھ ورنہ تو ہلاک شدہ ہے:

پس ہوائے نفس سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان اسکی ہر معاملہ میں مخالفت کرے۔ نفس کی مخالفت کا نام ہی نیکی ہے۔ اس لئے بزرگوں نے کہا ہے کہ موتو قبل ان تموتو نفس کو مارو۔ تب دل زندہ ہوگا۔ نفس پر فنا وارد کرنے کے بغیر دل پاک نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں آ سکتی ہے۔ تصوف نفس کا مارنا ہی تو ہے۔

لکھا ہے کہ ایک بزرگ بازار میں جا رہے تھے۔ ان کی نظر ایک قصاب کی دکان پر پڑ گئی۔ سامنے گوشت رکھا تھا۔ قصاب بولنے لگا۔ آئیے گوشت لے جائیے۔ تازہ ہے فربہ ہے۔ بزرگ نے کہا۔ نہیں بھائی۔ میں گوشت نہیں لیتا۔ میرے پاس رقم نہیں ہے۔ قصاب نے کہا۔ حضرت پرے جائیے۔ پیسے پھر آ جائیں گے کوئی بات نہیں۔ بزرگ نے کہا بھائی مہلت پر نہیں لے جاتا۔ نفس سے مہلت لے لوں گا۔ خواہ مخواہ قرضہ کا بوجھ کیوں اٹھاؤں۔ اللہ اکبر۔ یہ ہے۔ بزرگوں کا طریق۔ کہ اگر نفس کوئی خواہش بھی کرتا ہے۔ تو اس کی خواہش کی تکمیل کے پیچھے نہیں لگ جاتے۔ بلکہ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور اسے کسی اور طرح راضی کرتے ہیں مگر اکثر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ گوشت کے بغیر کھانا بے لطف اور بدمزہ ہے وہ دن گوشت کا ناغہ مصیبت بن جاتا ہے۔ کئی کئی جتن نفس کو راضی کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کا نمونہ ملاحظہ ہو:۔

ایک ذکر پر فرمایا۔ کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ میں نے گوشت کا منہ نہیں دیکھا ہے اکثر مسّی روٹی دبیسنی یا اچار اور دال کے ساتھ کھا لیتا ہوں۔ آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۷)

پس جب تک دنیا وی لذات ترک نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں کیسے کھلیں صوفیاء کے نزدیک تصوف کی جان تین باتیں ہیں۔

قِلّتُ الطعام۔ قِلّتُ الکلام
قِلّتُ المنام

اور یہ صحیح ہے۔ کہ جب تک ان باتوں پر عمل نہ ہوگا۔ قرب کی راہیں نہیں کھل سکتیں۔ کم کھانے اور کم ہونے سے ہی روح میں بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ جو خدا سے ملاتی ہے۔ اگر نفس کو شکم سیر ہو کر کھلایا جائے۔ تو وہ رات کو کیسے اٹھ سکتا ہے۔ یا اس سے کوئی اور ریاضت کیسے ہو سکتی ہے۔ پس یاد رکھئے۔ کہ نفس سیدھا ہی بھوک سے ہوتا ہے۔ اسی لئے روزہ روحانی ارتقا کے لئے ضروری رکھا ہے۔ مشہور ہے کہ گدھے کے پیٹ میں اگر گھاس زیادہ چلی جائے۔ تو وہ مالک کی نافرمانی کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح اگر نفس کی ہر خواہش پوری کی جائے۔ تو باغی اور سرکش ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کیونکہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا"۔ قرآن مجید میں ہے

لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ (اعراف)

یعنی اس وقت تک جنت میں داخلہ ممکن نہیں جب تک نفس کا اونٹ باریک ہو کر سوئی کے ناکے سے نہ گزر جائے۔

پس سوچئے۔ کہ کتنا نازک معاملہ ہے اور نجات کتنی مشکل ہے ادھر حال یہ ہے کہ لوگوں نے اپنے نفسوں کو دنیا وی آرام و آسائش سے اتنا پال رکھا ہے۔ کہ اب اس کا باریک ہونا مشکل ہے۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حفصہؓ سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کے ہاں حضور کیسے بستر پر استراحت فرمایا کرتے تھے ام المومنین نے جواب دیا کہ ایک ٹاٹ تھا جسے ہم دوہرا کر کے بچھایا کرتے تھے ایک دن میں نے اس کی چار تہیں کر کے حضور کے نیچے بچھا دیا تاکہ نرم رہے۔ صبح کو اٹھ کر مجھ سے دریافت کیا۔ حفصہ! رات کو تم نے میرے نیچے کیا بچھا دیا تھا میں نے کہا وہی ٹاٹ تھا جو روز بچھایا کرتی تھی۔ البتہ کل شب میں نے اس کی چار تہیں کر دی تھیں۔ تاکہ ملائم ہو جائے۔ فرمایا ویسا ہی کر دو جیسا کہ تھا۔ کیونکہ اس کی نرمی نے میری نماز میں ڈھیل ڈال دی:

اللّٰھم صلی علیٰ محمد۔

یہ ہے۔ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ۔ اور یہ سچ ہے کہ حضور کی اتباع سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔ محبت کا تقاضا تو یہ ہے کہ محبوب کے ہر فعل کو اپنایا جائے تاکہ یکرنگی پیدا ہو۔ ورنہ دعویٰ باطل ہے۔

نفس کا مغلوب کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ کہتے ہیں۔ دوسروں پر نکتہ چینی سہل اور اپنے نفس کی اصلاح مشکل کام ہے۔ کہتے ہیں۔

انسان نے دنیا کی تمام چیزوں کو مسخر کر دیا ہے۔ اسے ہر ایک چیز پر غلبہ حاصل ہو رہا ہے۔ لیکن وہ نفس پر غالب نہیں آ سکا۔ نفس کی طرف سے جب کبھی کوئی خواہش اٹھتی ہے منوا کر اس کی اکساہٹ اسے آرام سے بیٹھنے نہیں دیتی۔ فوراً اسکی تکمیل کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس وقت تک چین نہیں لیتا۔ جب تک کہ اسے پورا نہ کرے۔ یوں سمجھئے کہ دنیا اب نفس کی غلام بن کر رہ گئی ہے۔ اب خواہشات نفس ہیں۔ یا ان کی تکمیل کا کام انسانیت کی حدود کو توڑ دیا گیا ہے۔ خدا سے بے خوفی اور انجام سے بے پرواہی اس پر مستزاد ہے۔ یورپ اور امریکہ کا حال ہمارے سامنے ہے نفس اور شیطان نے انسان کو اشرف المخلوقات کے مقام سے گرا کر ترالبریہ بنا دیا ہے۔ اب وہ خود پرست اور شکم پرست بن گیا ہے۔

سوچنے والی بات ہے کہ آج کا انسان اس قدر کیوں بگڑ گیا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کا ایمان اللہ تعالیٰ پر سے اٹھ گیا ہے اسکے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف نہیں اور نہ اسے کسی محاسبہ کا ڈر ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کہ جنت کے مستحق وہی لوگ ہیں۔ جو میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے ہیں۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى۔

یہ حقیقت ہے کہ انسان خوف ہی سے برائیاں دور کر سکتا ہے۔ اگر اسے اپنی جان کا خطرہ ہو تو اپنی ضروریات کو بھی ترک کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کو ڈاکٹر کہے۔ کہ تجھے ذیابیطس ہے اور تجھے شکر غیر مفید ہے۔ اگر استعمال کرے گا تو جلدی مر جائیگا۔ تو وہ شکر کو چھوڑ دے گا یا مثلاً کسی عدالت میں اس کی پیشی ہو اور غیر حاضری سے اسے قید ہو جانے کا خطرہ ہو تو کبھی غیر حاضر نہ ہوگا۔ بلکہ وقت سے پیشتر کمرۂ عدالت میں حاضر ہوگا۔ یہی صورت انسانی نفس کے ساتھ ہے۔ نفس پر قابو پانے کے لئے خدا تعالیٰ کا خوف اور محاسبہ کا ڈر ہی کارگر نسخہ ہے۔ کسی بزرگ نے کہا ہے۔ کہ "خواہش نفس تو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح ہے اگر اسکو قابو میں لاتا ہے تو مردانہ وار آگے بڑھ کر اس کی گردن کو قابو میں کر اگر پیچھے رہو گے تو یہ دولتی ماریگا۔ کبھی تمہاری آنکھ نہیں۔ تو کبھی ناک۔ اس کو قابو میں لانے کی صورت یہ ہے کہ اسے عقل کی رکاب لگا دو۔ اور دین کی لگام دو اور پھر سوار ہو جاؤ۔ اگر یہ نہ ہو تو یہ منہ زور گھوڑا تمہیں تباہی اور بربادی کے گڑھے میں پھینک دیگا"۔ گویا خوف خدا ہی سے اور دین پر عمل کرنے سے نفس کو قابو میں لایا جا سکتا ہے۔ انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ کا عبد بننا ہے نفس کا غلام نہیں اور اگر سوچا جائے تو انسان اللہ تعالیٰ کا عبد ہونے کی حیثیت سے یہ حق ہی نہیں پہنچتا کہ وہ دوسرے کی غلامی کرے۔ یہی شرک ہے اللہ تعالیٰ ہمیں نفس پر غالب آنے کی توفیق بخشے کیونکہ اسکی توفیق کے بغیر کامیابی مشکل ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۷۱۷

میں مرزا محمود احمد ولد حاجی محمد عبد اللہ صاحب قوم مغل پیشہ دستکاری عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانی خاناں والی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۹/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا محمود احمد بقلم خود
گواہ شد:۔ مستری محمد صدیق دار الرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد:۔ ناصر احمد کلرک دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۱۸

میں زینب بی بی زوجہ مستری غلام محمد صاحب قوم کھوکھر جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱.۷.۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔۔ ۲۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ایک تولہ ۔۔ ۱۶۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامتہ:۔ زینب بی بی زوجہ مستری غلام محمد صاحب دار النصر شرقی ربوہ
گواہ شد:۔ منیر احمد دار النصر شرقی ربوہ
گواہ شد:۔ حبیب اللہ شاہ دار النصر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۱۹

میں حنیفہ بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ بشیر احمد کھر پارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حنیفہ بی بی زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب۔
گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ نذیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نادر آباد۔ تحصیل پارکر۔

مسل نمبر ۱۹۷۲۰

میں مریم صادقہ میر زوجہ محمد اکبر میر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۷/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ حسب ذیل ہے۔
حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ مریم صادقہ میر
گواہ شد:۔ محمد شریف باغبانپورہ گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ محمد اکبر ولد محمد بخش صاحب میر نور باوا گلی نمبر ۶ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۹۷۲۱

میں شریف احمد ولد میاں نور محمد صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۳۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۹/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
۱۔ دکان واقع حافظ آباد مالیتی -/۲۰۰۰ روپے
۲۔ سرمایہ ہو لگا یا ہوا ہے -/۲۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ شریف احمد ابن میاں نور محمد صاحب پیرکوٹ۔ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ بقلم خود محمد شریف ولد امام دین صاحب۔
گواہ شد:۔ نواب دین بقلم خود ولد اسمٰعیل صاحب

مسل نمبر ۱۹۷۲۲

میں عائشہ بی بی بیوہ نور محمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۹/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۸۰ روپے
۲۔ بھینس ایک ۔۔ ۵۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ عائشہ بی بی بیوہ نور محمد صاحب پیرکوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:۔ محمد شریف ولد امام دین پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:۔ نواب دین بقلم خود

مسل نمبر ۱۹۷۲۳

میں حکیم منور احمد ولد حکیم عبد العزیز صاحب قوم ککے زئی پیشہ طبابت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹/۶/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے تیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ منور احمد ولد حکیم عبد العزیز صاحب۔ چک چھٹہ۔ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ عبد العزیز صدر جماعت احمدیہ چک چھٹہ گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ قاضی نذر محمد سیکرٹری مال چک چھٹہ۔

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی آواز پر لبیک کہنے والے

طلباء و طالبات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے جن طلباء و طالبات کو امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ دیا ہے۔ ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور اس کامیابی کو ان کے لئے دین و دنیا کی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص انعامات سے نوازے۔ آمین۔

۱۱۔ عزیزہ امتہ الوکیل بنت مکرم نذیر احمد صاحب کراچی	۱۰ روپے
۱۲۔ عزیزہ امتہ الجمیل " کراچی	۱۰ روپے
۱۳۔ عزیز نسیم الرحمٰن ابن عبدالرحمٰن صاحب دہلوی دارالصدر غربی ربوہ	۱ روپے
۱۴۔ عزیز سید مطلوب احمد شاہ دارالصدر جنوبی ربوہ	۱ روپے
۱۵۔ عزیز محمد اسلم ابن چوہدری محمد اسحٰق صاحب الصدر دارالصدر جنوبی ربوہ	۲ روپے
۱۶۔ عزیزہ حمیدہ قدسیہ بنت مولوی ظہور حسین صاحب مبلغ بخارا (دارالعلوم شرقی ربوہ)	۱۰ روپے
۱۷۔ عزیز سید عبدالسلام ابن سید عبدالباسط صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ	۶ روپے

دیگر طلباء و طالبات کو چاہیئے کہ اپنی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

سال گزشتہ کی طرح امسال بھی سالانہ اجتماع کے موقع پر صدر محترم ان مجالس کو سند امتیاز عطا فرمائیں گے۔ جن کا بجٹ اجتماع سے قبل سو فیصدی ادا ہو جائے۔ اب تک تقریباً ۷۰ مجالس نے سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے قائدین حضرات کو چاہیئے کہ سند امتیاز حاصل کرنے کے لئے اجتماع سے قبل اپنا بجٹ سو فیصدی ادا کر دیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تشحیذ الاذہان کا سالنامہ!

بچوں اور بچیوں کے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان کا ایک شاندار سالنامہ ۱۵ اکتوبر کو شائع ہو رہا ہے احمدی والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس سالنامہ کو زیادہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے سلسلے میں اپنے گرانقدر مشوروں سے ادارہ کو مطلع فرمائیں بچوں بچیوں کو چاہیئے کہ وہ اس سالنامہ میں اشاعت کے لئے زیادہ سے زیادہ چیزیں روانہ کریں۔ سالنامے کی تیاری شروع کی جا چکی ہے۔

(مدیر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ایک تجربہ کار احمدی کار ڈرائیور کی

فوری ضرورت

اپنی درخواستیں مقامی امیر کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجا دیں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

صاحبزادہ مرزا رفیق احمد

دارالصدر ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

زرعی یونیورسٹی لائل پور میں داخلہ

کلاسز:- (۱) بی ایس سی آنرز اگریکلچر۔ (۲) بی ایس سی اگریکلچرل انجینئرنگ (۳) ایم ایس سی اگریکلچرل اکنامکس۔ پراسپکٹس ۵/- ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر بھیج کر یا اصالتاً رجسٹرار یونیورسٹی کے دفتر سے حاصل کریں درخواست کی آخری تاریخ ۲۲/۹/۶۹۔

(پ ٹ ۱۶/۹/۶۹)

گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ لاہور میں داخلہ

درخواست مجوزہ فارم پر جو دفتر انسٹی ٹیوٹ سے مل سکتی ہے ۲۵/۹/۶۹ تک۔ شرائط: میٹرک (مضامین فزکس کیمسٹری۔ ریاضی۔ اور سول ٹیکنالوجی کے لئے ڈرائنگ۔ ٹیکنیکل میٹرک کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست کے ہمراہ تفصیلی نمبروں کا سرٹیفکیٹ ضروری ہے۔ کورسز تین سالہ (۱) الیکٹریکل (۲) مکینیکل (۳) سول اور سروے (۴) آٹو اینڈ ڈیزل (۵) ریڈیو اینڈ الیکٹرونکس (۶) ڈرافٹنگ اینڈ ڈیزائننگ۔

(پ ٹ ۱۱۰۹۰۶۹)

مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے لئے عطیہ

" محترم ٹھیکیدار محمد دین صاحب عرب منزل دارالصدر غربی الف ربوہ نے مسجد تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی تعمیر کے سلسلہ میں مبلغ پانچ ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا اس میں سے مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ کا چیک انہوں نے خود کالج تشریف لا کر پیش فرما دیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ دینی و دنیوی برکات و حسنات سے نوازے۔ اور ان کا اور ان کے خاندان کا ہمیشہ حافظ و ناصر رہے۔

نیز جملہ مخیر احباب جماعت اور کالج کے اولڈ بوائز سے خاص طور پر استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر میں شرکت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور جو احباب قبل ازیں وعدہ جات پیش فرما چکے ہیں وہ موعودہ رقوم جلد از جلد بنام پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ مد مسجد فنڈ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اسی میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہے اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں یا دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

سالانہ اجتماع ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر کے موقع پر خدام اپنے خیموں کے لئے ضروری سامان ہمراہ لائیں (مہتمم)

عمل، احساس اور فکر کی اصلاح کے بغیر دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی

صحیح فکر سے صحیح جذبات اور صحیح جذبات سے صحیح عمل پیدا ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الّیل کی آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ۰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ۰ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے دن کی مثال اور نسائیت کامل (روحانی اولاد پیدا کرنے) والی قوم کی مثال اس شخص کی سی ہے جو (۱) اَعْطٰی (۲) وَاتَّقٰی (۳) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی کا مصداق ہو۔ یہاں ایک نہایت ہی لطیف مضمون بیان کیا گیا ہے اَعْطٰی کے معنے ہوتے ہیں "دوسرے کو دیا"۔ اور اِتَّقٰی کے معنے ہوتے ہیں پرہیزگاری اختیار کی۔ پس اَعْطٰی میں عمل کی درستی کی طرف اشارہ ہے اور اِتَّقٰی میں جذبات کی درستی اور ان کی صحت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی میں اچھی باتوں کی تصدیق کا ذکر ہے اور تصدیق کا تعلق انسانی فکر کے ساتھ ہوتا ہے پس عمل اور جذبات کی درستی کے ساتھ فکر کی درستی کا ذکر بھی شامل کر دیا اور اس طرح بتایا کہ ترقی کرنے والی قوم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے عمل میں بھی صحت ہو۔ اس کے جذبات میں بھی صحت ہو اور اس کے افکار میں بھی صحت ہو۔ اَعْطٰی میں عمل کی صحت کا ذکر ہے اِتَّقٰی میں جذبات کی صحت کا ذکر ہے اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی میں افکار کی صحت کا ذکر ہے کیونکہ اَعْطٰی کے معنے ہیں وہ دیتا ہے یعنی اس کا عمل صحیح ہے اِتَّقٰی کے معنے ہیں وہ ہر بری بات سے ڈرتا ہے یعنی اس کے جذبات صحیح ہیں اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی کے معنے ہیں وہ اچھی باتوں کی تصدیق کرتا ہے یعنی اس کے افکار صحیح ہیں یہاں تین اصلاحوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسانی تکمیل کے لئے یہ تینوں اصلاحیں ضروری ہیں۔ الفاظ مختصر ہیں مگر ان مختصر الفاظ میں علم النفس کا ایک نہایت اہم نکتہ بیان کیا گیا ہے اور بنی نوع انسان کے سامنے اس روشن حقیقت کو رکھا گیا ہے کہ عمل۔ جذبات اور فکر کی درستی سے ہی انسان پورے طور پر اچھا ہوتا ہے یعنی عمل صحیح، احساس صحیح اور فکر صحیح۔ یہ تین کمالات جب تک کوئی قوم اپنے اندر پیدا نہیں کر لیتی وہ ترقی نہیں کر سکتی۔ علم کا فکر کی درستی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے احساس کا جذبات کی درستی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور عمل کا اعمال کی درستی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ یہ تین چیزیں ہیں جن سے کامیابی ہوتی ہے اگر صحیح علم نہ ہو تو یہ لازمی بات ہے کہ اس کے جذبات بھی بگڑ جائیں گے۔ اور اس کا عمل بھی بگڑا ہوا ہوگا۔ مثلاً پسا ہوا نمک اور میٹھا دونوں ہم شکل ہوتے ہیں اگر ہم کسی کو میٹھا دے دیں اور وہ اسے نمک سمجھ کر ہنڈیا میں ڈال لے تو چونکہ اس کا علم صحیح نہیں ہوگا نتیجہ بھی خراب ہی پیدا ہوگا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ میٹھے کو نمک سمجھ کر ہنڈیا میں ڈال لے تو میٹھا نمک بن جائے غلط علم ہمیشہ غلط عمل اور غلط جذبات پیدا کیا کرتا ہے۔

...... فرض کرو کہ کسی شخص کا بچہ گم ہو جائے اور باوجود تلاش کے وہ اپنے ماں باپ کو نہ ملے لیکن ہو زندہ اور کسی نہ کسی طرح پل کر کسی اور شہر میں اپنا کاروبار شروع کر دے اور اتنا لمبا عرصہ اس علیحدگی پر گزر جائے کہ وہ اپنے باپ کی شکل تک بھول جائے اس کے بعد فرض کرو اتفاقاً اس کا باپ اسی شہر میں آجائے اور بوجہ غربت کے مزدوری شروع کر دے اور بیٹا مثلاً سفر پر جاتے ہوئے یا گھر پہ لیتے ہوئے یا سودا گھر پہنچانے کے لئے ایک مزدور کا محتاج ہو اور اس کی نظر اپنے باپ پر پڑ جائے تو کیا اس کے دل میں محبت اور رقت کے جذبات پیدا ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ بوجہ غلط علم کے وہ اپنے باپ کو ایک مزدور کی شکل میں ہی دیکھے گا۔ اور بے تکلفی سے کہہ دے گا او بڈھے ادھر آؤ یہ سامان اٹھا کر فلاں جگہ تک لے چلو تم کو اتنے پیسے ملیں گے تو باوجود اس کے کہ حقیقت کے لحاظ سے وہ جوان بیٹا ہوگا اور بڈھا اس کا باپ ہوگا لیکن چونکہ اُسے علم نہیں ہوگا کہ یہ میرا باپ ہے بلکہ وہ اُسے ایک مزدور سمجھ رہا ہوگا اس لئے اس کے دل میں کوئی جذبہ ہمدردی اپنے باپ کے متعلق پیدا نہیں ہوگا وہ اس سے اسی طرح کام لے گا جس طرح ایک عام مزدور سے کام لیا جاتا ہے پس غلط علم کے نتیجہ میں ہمیشہ غلط جذبات پیدا ہوتے ہیں اور غلط جذبات کے نتیجہ میں ہمیشہ غلط عمل پیدا ہوتا ہے علم محرک ہے جذبات کا اور جذبات محرک ہیں عمل کے صحیح عمل تبھی پیدا ہوتا ہے جب جذبات اعلیٰ درجہ کے ہوں اور صحیح جذبات تبھی پیدا ہوتے ہیں جب علم اعلیٰ درجہ کا ہو۔ صحیح جذبات کے بغیر اچھا عمل کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔" (تفسیر کبیر سورۃ الیل صفحہ ۵۸، صفحہ ۵۹)

وقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

واقفین زندگی طلباء جو ۹ ستمبر ۱۹۶۹ء کے انٹرویو میں شامل نہیں ہو سکے ان کا آئندہ انٹرویو ۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے صبح وکالت دیوان میں ہوگا۔ اس لئے وہ طلباء جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے یا زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں اور ان کی تعلیم میٹرک یا اس سے زیادہ ہے فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور خود ۲۲ ستمبر ۶۹ء بروز سوموار بوقت ۸ بجے صبح دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے۔

نوٹ: بستر اور چارپائی وغیرہ ساتھ لائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار اور خاکسار کے بھائیوں کا سرائے نورنگ بنوں میں ہماری زمین کا مقدمہ ہے جس کی تاریخ فیصلہ ۲۰ ستمبر بروز ہفتہ مقرر ہے۔ بزرگان کرام نیز محترم بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ اور دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و رحم اور اپنی ذرہ نوازی سے ہمیں اس مقدمہ میں کامیابی بخشے اور ہمیں ہمارا ازروئے انصاف جائز حق دلا دے۔ بحرمت النبی الکریم وآلہ الامجاد۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(محتاج دعا صاحبزادہ محمد طیب لطیف (ابن حضرت شہید مرحوم) دارالصدر غربی ربوہ)

۲۔ ربوہ ۱۹ ستمبر۔ محترم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ حال ربوہ لمبے عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں آجکل ڈاکٹر رؤف یوسف صاحب آف لاہور کے زیر علاج ہیں پہلے تو تکلیف زیادہ تھی لیکن اب کچھ عرصہ سے پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے محترم ملک صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

محترم محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دی گئی

ربوہ ۱۹ ستمبر۔ محترم محمد بشیر الدین صاحب بھاگلپوری مرحوم جنہوں نے ۱۷ ستمبر کو کھاریاں کینٹ میں وفات پائی تھی کی نعش کل ۱۸ ستمبر کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دی گئی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کل ۱۱ بجے قبل دوپہر نماز جنازہ پڑھائی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ حضور نے خاصی دور تک جنازے کو کندھا بھی دیا۔ مرحوم موصی تھے لہذا جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کی نعش کو سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپردازان نے دعا کرائی۔

مرحوم نے چار بیٹیاں اور سات فرزند اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹی اور چار فرزند شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما کر دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷